پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں آرڈیننس، 1978

(XXIIIبابت1978)

مندرجات

1۔ مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

2۔ تعریفات

3۔ مخصوص علاقے میں زرعی پیداوار کی خرید و فروخت پر کنٹرول رکھنے کے ارادے کا نوٹیفکیشن

4۔ نوٹیفائی کیے گئے علاقہ کا اعلان

5۔ مارکیٹ کمیٹی کا لائسنس جاری کرنا اوران کی تجدید کرنا

6۔ لائسنس کی درخواست، واجب الادا فیس اور لائسنسوں کی تنسیخ یا معطلی

7۔ مارکیٹ کمیٹیوں کا قیام

8۔ مارکیٹ کمیٹی کی تشکیل

9۔ مارکیٹ کمیٹی کے فرائض

10۔ اراکین کی مدّتِ عہدہ

11۔ اراکین کی برطرفی

12۔ چیئرمین اور وائس چیئرمین کا الیکشن

13۔ اَسامیاں پُر کرنا

14۔ کمیٹی کا کارپوریٹ ادارہ ہونا

15۔ ذیلی کمیٹی اور تفویضِ اختیارات

16۔ مارکیٹ کمیٹیوں کے افسران اور ملازمین کی تقرری اور تنخواہیں

17۔ مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے مفہوم میں ملازمین اور اراکین کا سرکاری ملازم ہونا

18۔ معاہدوں پر عمل درآمد

19۔ فیسیں عائد کرنا

20۔ مارکیٹ کمیٹی فنڈز
21۔ مقاصد جن کے لیے فنڈ خرچ کیا جاسکتا ہے
22۔ نقصان کی صورت میں سرچارج عائد کرنا
23۔ تجارتی الاؤنس
24۔ ثالثی بورڈ
25۔ نوٹس نہ دیئے جانے کی صورت میں مقدمے کا امتناع
26۔ قرض لینے کا اختیار
27۔ کارروائیوں کو کالعدم قرار دینے کا اختیار
28۔ مارکیٹ کمیٹی کی تنسیخ
28-اے۔مارکیٹ کمیٹی کی تحلیل
29۔ حصولِ اراضی
30۔ تجاوزات
31۔ تربیتی ادارہ
32۔ بقایاجات کی وصولی
33۔ ہنگامی اختیارات
34۔ سزائیں
35۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار
36۔ ضمنی قوانین
37۔ جرائم کی سماعت
38۔ مخصوص اتھارٹیوں اور افسروں کے افعال کے تسلسل کی توثیق
39۔ تنسیخ

متن

[1]پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں آرڈیننس، 1978

(XXIIIبابت1978)

[18دسمبر،1978]

صوبہ پنجاب میں زرعی پیداوار کی خرید وفروخت کو بہتر طور پر باضابطہ بنانے اور زرعی پیداوار کی منڈیاں قائم کرنے کے لیے آرڈیننس۔

تمہید - جب کہ یہ ضروری ہے کہ زرعی پیداوار کی خرید وفروخت کو بہتر طور پر باضابطہ بنایا جائے اور اس مقصد کے لیے منڈیاں قائم کی جائیں اور اس {متن} میں بعد ازاں دیئے گئے طریقِ کار کے مطابق ان کے مناسب انتظام وانصرام کے لیے قواعد وضع کیے جائیں۔

اس لیے اب، قوانین (نفاذ کا تسلسل) آرڈر، 1977 (سی ایم ایل اے آرڈرI بابت 1977) کے ساتھ پڑھے جانے والے 5 جولائی، 1977 کے اعلامیہ کی تعمیل میں گورنر پنجاب مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی وضع اور نافذ کرتے ہیں:-

1۔ **مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ** - (1) یہ آرڈیننس پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں آرڈیننس، 1978 کہلائے گا۔

(2) اس کا دائرۂ کار صوبہ پنجاب ہے۔

(3) اس کا نفاذ فی الفور ہو گا۔

2۔ **تعریفات** - جب تک کہ موضوع یا سیاق وسباق میں اس کے منافی کچھ درج نہ ہو، اس آرڈیننس میں:

(اے) "زرعی پیداوار" سے مُراد ہے:

(i) جَو اور اس کا آٹا، ستّو، بھوسہ؛

(ii) باجرہ (دانے) اور اس کا آٹا؛

(iii) بیج سمیت کپاس (پھٹّی)، بغیر بیج کپاس (لِنٹ / سن / کتانہ)، کپاس کا کچرا؛

(iv) مرچیں (سبز، خشک اور پِسی ہوئیں)؛

---

[1] یہ آرڈیننس 13 دسمبر، 1978 کو گورنر پنجاب نے نافذ کیا؛ اور مؤرخہ 18 دسمبر، 1978 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 1799-اے تا 1799-وائی پر شائع ہوا۔

(v) چارہ یعنی سونجی، لوسن، شفتل، برسیم، شلغم، گوارا، مٹری، باجرہ، مکئی، جوی، جَو، گندم، جوار (سبز اور خشک) اور اُن کے بیج، میتھی، میتھا، سوانک، جئی، اجوائن؛

(vi) پھل اور سبزیاں (تازہ اور خشک) اور ان کے مشروب، جیم، اچار، مقویات، مارملیڈ، چٹنیاں، ساس، جیلی؛

(vii) ایندھن کی لکڑی اور چمڑا رنگنے کی چھال؛

(viii) چنا (ثابت اور دَلا ہوا) اور اس کا چھولیا، آٹا، کیرا، سُرّی، بُورا، ونڈا؛

(ix) پٹ سن (بیج اور ریشہ)؛

(x) جوار (دانے) اور اس کا آٹا؛

(xi) [2][***] پولٹری بشمول ٹرکی (تیار یا بصورتِ دیگر)، مچھلی اور مویشیوں سے حاصل کی گئی اشیاء یعنی بڑا گوشت، چھوٹا گوشت، کھالیں اور چمڑے (خشک اور تر)، ہڈیاں، پسی ہوئی ہڈی {Bones meals}، جانوروں کی خوراک، اُون، بال، انڈے، پنیر، مکھن، دیسی گھی، دودھ اور دہی؛

(xii) مہندی (پتے اور پاؤڈر)؛

(xiii) مکئی (دانے)، مکئی کے سٹے (خشک اور سبز) اور اس کا آٹا، نشاستہ، چینی (گلوکوز)، گلوٹین، خوراک اور باقیات؛

(xiv) روغنی بیج یعنی بنولہ، السی، سرسوں، رائیا، توریا، تارامیرا، سویابین، سورج مکھی، تِل، مونگ پھلی، ارنڈ، پام اور اُن کا تیل، کھل، چھلکے، کھانے، جانوروں کی خوراک، ویجیٹیبل گھی؛

(xv) دالیں (ثابت اور دلی ہوئی) یعنی مونگ، ماش، مسور، موٹھ، راج ماش، ارہڑ، لوبیا، چنے اور دیگر پھلیاں؛

(xvi) چاول (دھان)، چاول (صاف)، چاول (ٹوٹا)، پھک، پرالی، چھلکے، بھوسی (چاولوں کا پاؤڈر)؛

(xvii) گنا اور اس سے بننے والی اشیاء یعنی گُڑ، شکر، چینی (دیسی اور ولائتی)، راب، گنے کا رس؛

(xviii) تمباکو کے پتے، صاف تمباکو اور اس کا سونگھا جانے والا پاؤڈر یا نسوار اور گوراکُو {Guraku}؛

(xix) گندم اور اس کا آٹا، میدہ، سوجی، دلیہ، نشاستہ، چوکر، چھان، بھوسہ؛ اور کوئی دیگر شے جسے اس آرڈیننس کے مقصد کے لیے نوٹیفکیشن کے ذریعے بعد ازاں زرعی پیداوار قرار دیا جائے۔

[3][(xx) 'ضلع کونسل' سے مُراد پنجاب مقامی حکومت آرڈیننس، [4][2001 (XIII بابت 2001) کے تحت تشکیل دی گئی ضلع کونسل ہے]؛]

---

[2] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 1980، (IV بابت 1980) الفاظ "لائیو سٹاک یعنی (نر یا مادہ، دودھ دینے یا بوجھ کھینچنے والے) بکریاں، بھیڑیں، بھینس، گائے، اونٹ، گھوڑا، اور" کو حذف کر دیا گیا؛ اور مؤرخہ 7 مئی، 1980 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔ 2 میں، صفحات 451-اے تا 451-بی پر شائع ہوا۔

(بی) "ڈیلر" سے مُراد کوئی شخص ہے جو منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ کے اندر کسی بھی جگہ کو زرعی پیداوار کی خرید یا فروخت کے لیے تعمیر کرتا ہے، قائم کرتا ہے، استعمال کرتا ہے یا استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے؛

(سی) "ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) " سے مُراد ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) ،پنجاب ہے؛

(ڈی) "ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) " سے مُراد متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) ہے؛

(ای) "[5] [ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر]" سے مُراد اس ضلع کا[6] [ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر] ہے جس کی حدود میں متعلقہ نوٹیفائی کردہ علاقہ واقع ہے؛

(ایف) "ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) " سے مراد متعلقہ ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) ہے؛

[7] [(جی) کاشتکار {Grower}" سے مراد ایسا شخص ہے جو خود یا مزارعین کے ذریعے یا بصورتِ دیگر زرعی پیداوار اُگاتا ہے، اس کی نشوونما کرتا ہے یا تیار کرتا ہے لیکن اس میں وہ شخص شامل نہیں ہوگا انفرادی حیثیت میں یا ڈیلروں یا آڑھتیوں کی فرم میں شراکت دار کی حیثیت سے جو ڈیلر یا آڑھتی کے طور پر کام کرتا ہے یا بصورتِ دیگر زرعی پیداوار فروخت کرنے، ذخیرہ کرنے یا ان کی عمل کاری کا کاروبار کرتا ہو؛]

(ایچ) "حکومت" سے مراد حکومتِ پنجاب ہے [8] [؛]

---

[3] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 1980 (IV بابت 1980) شامل کیا گیا؛ اور مؤرخہ 7 مئی، 1980 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔ 2 میں، صفحات 451-اے تا 451-بی پر شائع ہوا۔

[4] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) اعداد "1979 (VI بابت 1979)" کو بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔ 2 میں، صفحات 1707 تا 1710 پر شائع ہوا۔ جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر، 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

[5] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) الفاظ "ڈپٹی کمشنر" کو بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔ 2 میں شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

[6] ایضاً۔

[7] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2002 (X بابت 2002) بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 21 فروری، 2002 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔ 2 میں شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

[8] فُل سٹاپ کے طور پر اصل گزٹ میں غلط پرنٹ ہوا۔

(آئی) "منڈی" سے مراد اس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت نوٹیفائی کی گئی عمارت، عمارات کا بلاک، احاطہ یا دیگر رقبہ ہے؛

(جے) "مارکیٹ کمیٹی" سے مراد اس آرڈیننس کے سیکشن 7 کے تحت قائم کی گئی مارکیٹ کمیٹی ہے؛

(کے) "منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ" سے مراد اس آرڈیننس کے سیکشن 4 کے تحت نوٹیفائی کیا گیا کوئی علاقہ ہے؛

(ایل) "مجوّزہ" سے مراد اس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ قواعد یا ضمنی قوانین کے ذریعے مجوزہ ہے؛

(ایم) "مارکیٹ کمیٹی کے سیکرٹری" سے مراد متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کا سیکرٹری ہے؛

(این) "تجارتی الاؤنس" سے مُراد ایسا الاؤنس ہے جو کسی مارکیٹ کمیٹی کے قواعد کے تحت یا اس کے ضمنی قوانین میں مخصوص کردہ ہے؛

(او) "گودام کے مالک" سے مراد وہ شخص ہے جو ایسی زرعی پیداوار کو گودام میں رکھتا ہے جو اس کی ذاتی نہ ہو اور اس کے لیے ایسے اشخاص سے کسی بھی شکل میں کرایہ وصول کرتا ہے جن کی درخواست پر مذکورہ پیداوار گودام میں رکھی گئی ہے [9؛اور]

[10][(پی) 'ضلع ناظم' سے مراد پنجاب مقامی حکومت آرڈیننس، 2001 (XIII بابت 2001) کے سیکشن 2 (XXIV) کے تحت بیان کردہ ضلع ناظم ہے]۔

3۔ **مخصوص علاقے میں زرعی پیداوار کی خرید و فروخت پر کنٹرول کے ارادے کا نوٹیفکیشن** - حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے ایسی پیداوار کی اور ایسے علاقے میں خرید و فروخت کنٹرول کرنے کے ارادے کا اعلان کرے گی جو نوٹیفکیشن میں مخصوص کیا گیا ہو۔ اس نوٹیفکیشن میں درج ہو گا کہ وہ تمام اعتراضات یا تجاویز جنھیں [11][ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر] نے نوٹیفکیشن میں مخصوص کردہ مدت کے دوران ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) کے ذریعے وصول کیا ہو، زیرِ غور لائے جائیں گے:

بشرطیکہ اس مدت کا دورانیہ نوٹیفکیشن کے اجراء کی تاریخ سے 30 دن سے کم نہ ہو۔

4۔ **نوٹیفائی کیے گئے علاقہ کا اعلان** - (1) سیکشن 3 کے تحت نوٹیفکیشن میں مخصوص کردہ مدت گزرنے کے بعد اور مقررہ مدت گزرنے سے قبل وصول ہونے والے اعتراضات اور تجاویز پر غور کرنے کے بعد حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے اور کسی دیگر طریقے سے جو تجویز کیا جا سکتا

---

[9] پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) فُل سٹاپ کو سیمی کولن سے بدل دیا گیا اور بعد ازاں لفظ "اور" کو شامل کیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔ 2 میں، صفحات 1707 تا 1710 پر شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

[10] ایضاً شامل کیا گیا۔

[11] ایضاً الفاظ "ڈپٹی کمشنر" ایس۔ 3 سے بدل دیا گیا۔

ہے، سیکشن 3 کے تحت نوٹیفائی کیے گئے علاقہ یا اس کے کسی حصے کو اس آرڈیننس اور زرعی پیداوار جس پر اس علاقے میں کنٹرول کیا جانا ہے، کے مقاصد کے لیے منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ قرار دے سکتی ہے۔

(2) حکومت کسی بھی وقت نوٹیفکیشن کے ذریعے کسی علاقہ کو جسے پہلے ہی منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ قرار دیا گیا ہو، خارج کرنے کے ارادہ کا نوٹس دے سکتی ہے، اور کسی علاقے کو شامل کرنے یا دوبارہ شامل کرنے کا اعلان کر سکتی ہے اور ایسا کرنے کے لیے سیکشن 3 اور اس سیکشن کے ذیلی سیکشن (1) میں طے کردہ ضابطۂ کار کو اپنایا جائے گا۔

(3) باوجود اس کے کہ کسی مقامی اتھارٹی کو منڈی قائم کرنے کی مقامی اتھارٹی کو حق دار بنانے والے کسی دیگر قانون میں کچھ بھی درج ہو، ایسا نوٹیفکیشن جاری ہونے کی تاریخ کے بعد اور سیکشن 7 کے تحت مارکیٹ کمیٹی کے قیام پر کوئی مقامی اتھارٹی اور کوئی بھی شخص بذاتِ خود یا کسی دیگر شخص کی جانب سے، سوائے اس کے کہ اسے اس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ قواعد کے ذریعے استثناء حاصل ہو، اس منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں زرعی پیداوار کی خرید یا فروخت کرنے یا ایسی پیداوار کی خرید، فروخت کرنے، ذخیرہ کرنے یا عمل کاری کرنے کے لیے کوئی جگہ تعمیر، قائم یا استعمال نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ وہ آرڈیننس کی دفعات کے تحت جاری کردہ لائسنس کی شرائط و ضوابط کے تحت اور مطابق ایسا کرے۔

تاہم ایسے کاشتکار کو جو بذاتِ خود یا مجاز ایجنٹ کے ذریعے اپنی زرعی پیداوار یا اپنے مزارع کی پیداوار فروخت کرتا ہے یا ایسے شخص کو جو اپنے ذاتی یا گھریلو استعمال کے لیے زرعی پیداوار خریدتا ہے، لائسنس کی فروخت نہ ہو گی۔ مزید شرط یہ ہے کہ اس آرڈیننس کے تحت پہلی مرتبہ مارکیٹ کمیٹی قائم ہونے کی صورت میں کوئی بھی شخص اس دفعہ کی خلاف ورزی کا مرتکب متصوّر نہیں ہو گا، اگر اس نے لائسنس کے حصول کے لیے مارکیٹ کمیٹی کو درخواست دے رکھی ہو۔

(4) کوئی بھی شخص منڈی کے اندر کسی بھی ایسی شے کو ذخیرہ، خرید، فروخت یا بصورتِ دیگر لین دین نہیں کرے گا جسے زرعی پیداوار قرار نہ دیا گیا ہو۔

5۔ **مارکیٹ کمیٹی کا لائسنس جاری کرنا اور ان کی تجدید کرنا** - متعلقہ مارکیٹ کمیٹی اس ضمن میں حکومت کے وضع کردہ قواعد کے تحت کسی ڈیلر کو اس آرڈیننس کے تحت لائسنس جاری کرنے اور ایسے کسی لائسنس کی تجدید کرنے والی اتھارٹی ہو گی۔

6۔ **لائسنس کی درخواست، واجب الادا فیس اور لائسنسوں کی تنسیخ یا معطلی** - (1) کوئی شخص منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں بطورِ ڈیلر کام کرنا چاہتا ہے، متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کو مجوّزہ فارم پر لائسنس کے لیے یا لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست دے گا جو اتنی مدت کے لیے، ایسی شکل میں اور ایسی شرائط پر اور 1000 روپے تک ایسی فیس کی ادائیگی پر دیا جائے گا، جو مجوّزہ ہو[12][-][13] [* * *]

[12] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) کومہ سے بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔ 4 میں، صفحات 1707 تا 1710 پر شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

[13] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) فقرۂ شرطیہ کو حذف کیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔4 میں، صفحات 1707 تا 1710 پر شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

(2) کسی بھی ایسے شخص کو اس آرڈیننس کے تحت لائسنس نہیں دیا جائے گا جو:-

(اے) نابالغ ہو؛ یا

(بی) مجاز دائرہ اختیار رکھنے والی عدالت کی جانب سے فاتر العقل قرار دیا گیا ہو؛ یا

(سی) دیوالیہ قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ڈی) کسی مجاز دائرہ اختیار رکھنے والی عدالت کی جانب سے مُجرمانہ خُورد برد یا مُجرمانہ خیانت یا دھوکہ دہی یا اخلاقی گراوٹ پر مبنی کسی جُرم یا اعانتِ جُرم یا ایسے کسی جُرم کے ارتکاب کی کوشش کا قصوروار پایا گیا ہے، تاہم اگر کسی ایسے جُرم کے حوالے سے کسی شخص پر عائد سزا کے مکمل ہونے کو تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے تو یہ نااہلی کارفرما نہیں ہوگی۔

(3) اگر کوئی شخص منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں سیکشن 4 کے تحت جاری کیے گئے نوٹیفکیشن کی تاریخ پر ڈیلر کا کاروبار کرنے والا کوئی شخص اگر اس نوٹیفکیشن کے اجراء کی تاریخ سے تیس دن کے اندر لائسنس کے لیے درخواست دینے میں ناکام رہے تو مارکیٹ کمیٹی اُسے لائسنس دینے سے انکار کر سکتی ہے جب تک کہ وہ مارکیٹ کمیٹی کو ذیل میں مخصوص کی گئی لیٹ فیس نقد جمع نہ کروائے:-

		روپے
(i)	تین ماہ تک	1000/-
(ii)	چھ ماہ تک	2000/-
(iii)	چھ ماہ سے زائد	3000/-

(4) مارکیٹ کمیٹی، اس بات کا اطمینان کرنے پر کہ لائسنس کی کسی شرط کی خلاف ورزی کی گئی ہے، تحریری حکم کے ذریعے ایسے لائسنس کو منسوخ یا معطل کر سکتی ہے اور یہ ہدایت بھی جاری کر سکتی ہے کہ ایسے لائسنس کی تجدید اتنی مدت کے لیے نہ کی جائے جس کا دورانیہ پہلی خلاف ورزی کی صورت میں چار ماہ سے زائد ہو اور دوسری یا مزید خلاف ورزیوں پر، نو ماہ سے زائد نہ ہو، جیسا کہ اس حکم میں مخصوص کیا گیا۔

بشرطیکہ ایسا کوئی بھی حکم لائسنس یافتہ شخص کو اظہارِ وجوہ کا نوٹس جاری ہونے کے پندرہ دِن کے اندر اظہارِ وجوہ کا ایک موقع دیئے بغیر جاری نہیں کیا جائے گا۔

(5) ذیلی سیکشن 4 کے تحت جاری کردہ حکم سے متاثرہ کوئی بھی شخص حکم جاری ہونے کے ایک ماہ کے اندر کسی بھی وقت اس ضلع کے ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) کو اس حکم کے خلاف اپیل کر سکتا ہے، ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) کا حکم، [14][جو اپیل گزار کو شنوائی کا موقع فراہم کرنے کے بعد جاری کیا گیا ہو] حتمی ہوگا، اڈپٹی ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) اس کی توثیق کر دے۔

---

[14] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 1984 (XXXIII بابت 1984) شامل کیا گیا؛ اور مؤرخہ 17 دسمبر، 1984 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔ 2 میں، صفحات 2053 تا 2055 پر شائع ہوا۔

7۔ **مارکیٹ کمیٹیوں کا قیام** - (1) حکومت، نوٹیفکیشن کے ذریعے، منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ ہر علاقہ کے لیے ایک مارکیٹ کمیٹی تشکیل دے گی۔

(2) زرعی پیداواری منڈی ایکٹ، 1939 (ایکٹ نمبر V بابت 1939) اور پنجاب مقامی حکومت ایکٹ، 1975 (ایکٹ نمبر XXXIV بابت 1975) کے تحت قائم کردہ اور تشکیل دی گئی مارکیٹ کمیٹی اس آرڈیننس کے تحت تشکیل دی گئی متصور ہوگی۔

8۔ **مارکیٹ کمیٹی کی ترکیب و تشکیل** - (1) مارکیٹ کمیٹی دس یا سترہ اراکین پر مشتمل ہوگی، جیسا کہ حکومت ہر صورت میں متعین کرے۔

(2) ان اراکین میں سے ایک کا تقرر حکومت محکمہ زراعت کے ملازمین میں سے کرے گی۔

[15][(3) باقی اراکین کا تقرر ضلع کونسل ان ناموں کی فہرست میں سے کرے گی جو ضلع ناظم کے تجویز کردہ ہوں اور ضلع کونسل نہ ہونے کی صورت میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ذیل میں بیان کیے گئے طریقے کے مطابق حکومت کو نام تجویز کرے گا جن {ناموں} کی تعداد پُر کی جانے والی اَسامیوں کی تعداد سے دوگنا ہوگی، یعنی-

(اے) اگر کمیٹی دس ارکین پر مشتمل ہوگی تو درج ذیل کا تقرر کیا جائے گا-

(i) متعلقہ منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ متعلقہ علاقہ کے کاشتکاروں میں سے پانچ اراکین؛ اور

(ii) سیکشن 6 کے تحت لائسنس یافتہ اشخاص میں سے دو اراکین اور سیکشن 9 کے تحت لائسنس یافتہ اور بطورِ وزن کار، آڑھتی یا پلے دار کام کرنے والے اشخاص میں سے ایک رُکن؛ اور

(iii) اور منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ متعلقہ علاقہ میں رہائش پذیر صارفین میں سے ایک رکن جو ڈیلر یا کاشتکار نہ ہو۔

(بی) اگر کمیٹی سترہ اراکین پر مشتمل ہوگی تو درج ذیل کا تقرر ہوگا:-

(i) منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ متعلقہ علاقہ کے کاشتکاروں میں سے نو اراکین؛

(ii) سیکشن 6 کے تحت لائسنس یافتہ اشخاص میں سے پانچ اراکین اور سیکشن 9 کے تحت لائسنس یافتہ اور منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ اور بطور وزن کار، آڑھتی یا پلّے دار کام کرنے والے اشخاص میں سے ایک رُکن؛ اور

(iii) متعلقہ منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں رہائش پذیر رہائش پذیر صارفین میں سے ایک رکن، جو ڈیلر یا کاشتکار نہ ہو۔

---

[15] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔5 میں، صفحات 1707 تا 1710 پر شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

(4) اگر اس آرڈیننس کے مقصد کے لیے کسی شخص کے کاشتکار ہونے کے حوالے سے کوئی سوال اٹھے تو [16][ضلع کونسل اور ضلع کونسل نہ ہونے کی صورت میں][17] [ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر]کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

[18][تاہم، اس سے متاثر ہونے والے شخص کو شنوائی کا ایک موقع دیئے بغیر فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔]

(5) آپس میں باپ، بیٹا، بھائی، چچا{ماموں، خالو}، بہنوئی {سالا، ہم زلف} داماد کا رشتہ رکھنے والے اشخاص اور ان کے آباء اور ورثاء میں سے ایک سے زائد شخاص کو ایک ہی مارکیٹ کمیٹی کا رکن مقرر نہیں کیا جائے گا۔

(6) کسی بھی شخص کو مسلسل دو مدتوں کے لیے مارکیٹ کمیٹی کا رکن مقرر نہیں کیا جائے گا۔

(7) محض کسی خالی اَسامی کی بناء پر یا مارکیٹ کمیٹی کی تشکیل میں کسی نقص کی بنا پر مارکیٹ کمیٹی کے کسی بھی اقدام پر سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔

9۔ مارکیٹ کمیٹی کے فرائض - (1) مارکیٹ کمیٹی اس آرڈیننس کی دفعات اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد اور ضمنی قوانین کو زرعی پیداوار کی خرید، فروخت، ذخیرہ، وزن، دبائی اور عمل کاری پر نافذ کرے گی، جیسا کہ حکومت وقتاً فوقتاً دائر کرے۔

(2) اس ضمن میں حکومت کے وضع کردہ قواعد کے تحت، مارکیٹ کمیٹی آڑھتیوں، وزن کاروں، پیمائش کاروں، جائزہ کاروں، گوداموں کے مالکان، تبدیل کاروں {چینجروں}، پلّے داروں، بوریاٹوں، تولوں، ٹوکری والوں اور ریڑھی والوں کو زرعی پیداوار کے حوالے سے منڈی کے علاقہ کے اندر اپنا روزگار جاری رکھنے کے لیے لائسنس جاری کرے گی اور ان لائسنسوں کی تجدید، معطلی یا تنسیخ کرے گی۔

(3) کوئی بھی آڑھتی، وزن کار، پیمائش کار، جائزہ کار، گودام کا مالک، تبدیل کار {چینجر}، پلّے دار، بوریاٹا، تولا، ٹوکری والا اور ریڑھی والا زرعی پیداوار کے حوالے سے منڈی کے علاقہ میں اپنا روزگار جاری نہیں رکھے گا، جب تک کہ لائسنس کے ذریعے باضابطہ طور پر مجاز نہ بنایا گیا ہو۔

10۔ اراکین کی مدتِ عہدہ - سیکشن 13 کی دفعات کے تحت ہر رکن اپنی تقرری کی تاریخ سے تین سال کی مدت تک اپنے عہدے پر قائم رہے گا اور اگر اس مدت کے اختتام پر کسی دوسرے شخص کو اس کا جانشین مقرر نہ کیا گیا ہو تو وہی رُکن اپنے جانشین کی تقرری تک عہدے پر فائز رہے گا، ماسوائے اس کے کہ حکومت بصورتِ دیگر ہدایات جاری کرے۔

---

[16] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 1980، (IV بابت 1980) شامل کیا گیا؛ اور مؤرخہ 7 مئی، 1980 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔ 2 میں، صفحات 451-اے تا 451-بی پر شائع ہوا۔

[17] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) الفاظ "ڈپٹی کمشنر" کو بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔5 میں شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

[18] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 1984 (XXXIII بابت 1984) شامل کیا گیا؛ اور مؤرخہ 17 دسمبر، 1984 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔2 میں، صفحات 2053 تا 2055 پر شائع ہوا۔

11۔ **اراکین کی برطرفی** - [19][*****] [20][ضلع کونسل اور ضلع کونسل نہ ہونے کی صورت میں حکومت] کسی بھی وقت نوٹیفکیشن کے ذریعے کسی رکن کو [21][شنوائی کا موقع فراہم کرنے کے بعد] برطرف کرسکتی ہے، اگر وہ رکن، ان کی رائے میں، بدچلنی یا فرائض سے غفلت برتنے کا مجرم ہو یا اُسے غلطی سے یا خلافِ قاعدہ مقرر کیا گیا ہو یا وہ اہلیت کھو چکا ہو، جس کی بناء پر اسے مقرر کیا گیا تھا یا جس کا بطور رکن تسلسل [22][* * *] [23][ضلع کونسل اور ضلع کونسل نہ ہونے کی صورت میں حکومت] کی رائے میں درکار نہ ہو۔

12۔ **چیئرمین اور وائس چیئرمین کا الیکشن** - ہر مارکیٹ کمیٹی اپنے اراکین میں سے ایک چیئرمین اور وائس چیئرمین کا انتخاب کرے گی؛

تاہم، ایسا رُکن جو کاشتکار نہ ہو، بطور چیئرمین انتخاب کا اہل نہیں ہوگا۔

13۔ **خالی اَسامیاں پُر کرنا** - اگر مارکیٹ کمیٹی کے کسی رُکن کی موت، استعفیٰ، تبادلہ یا ریٹائرمنٹ کی وجہ سے یا سیکشن 11 کی دفعات کے مطابق کسی رُکن کی برطرفی کی وجہ سے کوئی اَسامی خالی ہو جاتی ہے تو [24][* * *] [25][ضلع کونسل اور ضلع کونسل نہ ہونے کی صورت میں حکومت] سیکشن 8 کی دفعات کے مطابق اس اَسامی کو پُر کرنے کے لیے کسی شخص کا بطور رُکن تقرر کرسکتی ہے۔

تاہم، اس طرح مقرر کیے گئے شخص کی مدتِ عہدہ اس تاریخ کو ختم ہو جائے گی جس تاریخ کو عہدہ خالی کرنے والے شخص کی مدت عہدہ ختم ہونا تھی، اگر عہدہ خالی کرنے والا شخص سیکشن 10 کے تحت مقررہ مدت تک اپنے عہدہ پر فائز رہتا، سوائے اس کے کہ اول الذّکر شخص کے جانشین کی تقرری میں تاخیر ہو جائے، اور اس صورت میں یہ {مدت} اس تاریخ کو ختم ہوگی جس تاریخ کو [26][ضلع کونسل اور ضلع کونسل نہ ہونے کی صورت میں حکومت] اس کے جانشین کا تقرر کرے۔

14۔ **کمیٹی کا کارپوریٹ ادارہ ہونا** - ہر کمیٹی، اس نام سے ایک کارپوریٹ ادارہ ہوگی، جسے حکومت اس {کمیٹی} کی تشکیل کے لیے جاری کیے جانے والے نوٹیفکیشن میں مخصوص کرے، اسے دائمی تسلسل حاصل ہوگا اور اس کی ایک مخصوص مہر ہوگی اور یہ اپنے کارپوریٹ نام سے

---

[19] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) لفظ "حکومت" کو حذف کر دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔6 میں، 1707 تا 1710 پر شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

[20] ایضاً شامل کیا گیا۔

[21] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 1984 (XXXIII بابت 1984) شامل کیا گیا؛ اور مؤرخہ 17 دسمبر، 1984 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔2 میں، صفحات 2053 تا 2055 پر شائع ہوا۔

[22] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) لفظ "حکومت" کو حذف کر دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔7 میں، صفحات 1707 تا 1710 پر شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

[23] ایضاً شامل کیا گیا۔

[24] لفظ "حکومت" کو ایضاً حذف کر دیا گیا، ایس۔7۔

[25] ایضاً شامل کیا گیا۔

[26] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) شامل کیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔7 میں شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

مقدمہ کر سکے گی اور اس پر مقدمہ کیا جاسکے گا اور یہ سیکشن 26 کی دفعات کے تحت منقولہ اور غیر منقولہ دونوں طرح کی جائیداد حاصل کرنے، رکھنے، پٹہ پر دینے، فروخت کرنے یا اس کے زیرِ اختیار یا اس کی حاصل کردہ منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو بصورتِ دیگر منتقل کرنے اور معاہدے کرنے اور وہ تمام ضروری کام کرنے کی مجاز ہو گی جن کے لیے اُسے قائم کیا گیا ہے۔

بشرطیکہ کوئی مارکیٹ کمیٹی کسی غیر منقولہ جائیداد کو مستقل طور پر منتقل نہیں کرے گی، سوائے اس کے کہ اس مقصد کے لیے خاص طور پر بلائے گئے اجلاس میں مارکیٹ کمیٹی کے اراکین کی کم سے کم تین چوتھائی اکثریت سے منظور کی جانے والی قرارداد پر عمل درآمد کے لیے ایسا کرے۔

15۔ **ذیلی کمیٹی اور تفویض اختیارات** - (1) مارکیٹ کمیٹی کسی کام کی انجام دہی کے لیے یا کسی معاملے پر رپورٹ کرنے کے لیے دو یا زائد اراکین کا ذیلی کمیٹی کے طور پر تقرر کر سکتی ہے۔

(2) مارکیٹ کمیٹی کسی ایک یا زائد اراکین کو یا ذیلی کمیٹی کو اپنے ایسے اختیارات یا ذمہ داریاں ایسے طریقِ کار کے مطابق تفویض کر سکتی ہے یا واپس لے سکتی ہے جو مجوّزہ ہو۔

16۔ **مارکیٹ کمیٹی کے افسران اور ملازمین کی تقرری اور تنخواہیں** -[27][(1) اس ضمن میں حکومت کے وضع کردہ قواعد کے تحت مارکیٹ کمیٹی، ڈائریکٹر آف ایگریکلچر (اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ) اور حکومت مارکیٹ کے انتظام کے لیے ضروری اشخاص بشمول موسمی اور جز وقتی عملہ بھرتی کر سکتی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کے ملازمین کی تقرریاں، تنخواہیں اور دیگر شرائطِ ملازمت بشمول رخصت الاؤنسز، پنشن، گریجویٹی، دادرسی الاؤنسز، اِس حوالے سے قائم کیے گئے پراویڈنٹ فنڈ میں حصہ داری حکومت کے وضع کردہ قواعد کے مطابق کیے جائیں گے۔ موسمی اور جز وقتی عملہ کی تقرریاں بجٹ گنجائش کے مطابق کی جائیں گی۔]

(2) حکومت، ملازمت کی مجوّزہ شرائط وضوابط پر ایسے ملازمین کے لیے مارکیٹ کمیٹی ملازمین کیڈر تشکیل دے سکتی ہے۔

(3) حکومت کے وضع کردہ قواعد کے تحت مارکیٹ کمیٹی کا ہر ملازم صوبے کی کسی بھی مارکیٹ کمیٹی میں ملازمت کے لیے تبادلہ کیے جانے کا پابند ہو گا۔

(4) کمیٹی، اپنے مقرر کردہ سرکاری ملازم کی صورت میں، پنشن اور رخصت الاؤنسز کے ضمن میں ایسے ملازمین کا حصہ جو اس سرکاری ملازم پر لاگو ہونے والے ضابطوں کے تحت واجب الادا ہو، حکومت کو ادا کرے گی۔

17۔ **مجموعۂ تعزیرات پاکستان کے مفہوم میں ملازمین اور اراکین کا سرکاری ملازم ہونا** - کمیٹی کی جانب سے بھرتی کیا گیا ہر شخص اور ہر رکن مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کے سیکشن 21 کے مفہوم میں سرکاری ملازم متصور ہو گا۔

---

[27] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔ 8 میں شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

18۔ معاہدوں پر عمل درآمد - (1) مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے کیا جانے والا ہر معاہدہ تحریری ہو گا اور اس پر مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے چیئرمین اور دو اراکین دستخط کریں گے اور اگر کسی وجہ سے چیئرمین ایسا کرنے کے قابل نہ ہو تو وائس چیئرمین اور کمیٹی کے دو اراکین دستخط کریں گے اور اس پر مارکیٹ کمیٹی کی مخصوص مُہر ثبت کی جائے گی۔

(2) مارکیٹ کمیٹی کسی معاہدے کی پابند نہ ہو گی، ماسوائے جس پر عمل درآمد ذیلی سیکشن (1) میں فراہم کیے گئے طریقِ کار کے مطابق کیا گیا ہو۔

19۔ فیسیں عائد کرنا - کوئی مارکیٹ کمیٹی حکومت کی جانب سے اس ضمن میں وضع کیے گئے قواعد کے تحت منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں ڈیلر کی جانب سے یا اس کے ذریعے خریدی یا فروخت کی جانے والی زرعی پیداوار پر فیس عائد کرے گی جو زیادہ سے زیادہ مجوّزہ شرح سے زائد نہ ہو گی؛

تاہم؛

(اے) کسی ایسے لین دین کے حوالے سے کوئی فیس عائد نہیں کی جائے گی جس میں خریدی یا فروخت کی گئی زرعی پیداوار حقیقی حوالگی نہ کی گئی ہو؛

(بی) کسی ایسے شخص پر فیس عائد نہ ہو گی جو لین دین میں فریق نہ ہو؛

(سی) تیاری یا عمل کاری کے بعد حاصل ہونے والی زرعی پیداوار کے اسی نوٹیفائی کردہ علاقہ میں فروخت یا خرید کے مابعد لین دین کے حوالے سے کوئی فیس عائد نہیں ہو گی۔

20۔ مارکیٹ کمیٹی فنڈ - (1) مارکیٹ کمیٹی کو موصول ہونے والی تمام رقوم ایک فنڈ میں جمع کرائی جائیں گی جو مارکیٹ کمیٹی فنڈ کہلائے گا۔ اس آرڈیننس کے تحت یا اس کے مقاصد کے لیے مارکیٹ کمیٹی کے ذمہ تمام اخراجات مذکورہ فنڈ سے ادا کیے جائیں گے اور یہ اخراجات پورے کرنے کے لیے بعد بقیہ اضافی رقم کی سرمایہ کاری اس طریقِ کار کے مطابق کی جائے گی، جو مجوّزہ ہو۔

(2) (اے) ہر مارکیٹ کمیٹی منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں اس آرڈیننس کی دفعات کو مؤثر بنانے کے لیے کمیٹی کی مشاورت سے حکومت کے بھرتی کیے گئے خصوصی یا اضافی عملے کی لاگت کی حکومت کو ادائیگی فنڈ سے کرے گی۔

(بی) اس خصوصی یا اضافی عملے کی لاگت کا تعین حکومت کرے گی اور جہاں عملے کی تقرری ایک سے زائد مارکیٹ کمیٹیوں کے مقصد کے لیے کی گئی ہو تو لاگت کو متعلقہ کمیٹیوں پر ایسے طریقِ کار کے مطابق تقسیم کیا جائے گا جسے یہ مناسب سمجھیں۔ کسی بھی مارکیٹ کمیٹی کے ذمہ واجب الادا رقم کے تعین پر حکومت کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(3) ہر مارکیٹ کمیٹی حکومت کو اپنے فنڈ سے اپنی آمدن کی ایسی شرح ادا کرے گی جو مجوّزہ ہو اور انھیں اس فنڈ میں جمع کرایا جائے گا جسے حکومت مشترکہ مقاصد کے لیے یا مارکیٹ کمیٹیوں کے مجموعی فائدے کے لیے باقاعدہ رکھے اور چلائے گی۔

21۔ مقاصد جن کے لیے فنڈ خرچ کیا جا سکتا ہے - سیکشن 20 کی دفعات کے تحت، مارکیٹ کمیٹی فنڈ صرف مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے خرچ کیا جائے گا-

(i) منڈی یا منڈیوں کے قیام کے لیے زمین کا حصول؛

(ii) منڈیوں کی دیکھ بھال اور بہتری بشمول گوداموں، تھڑوں، چھوٹی پُلیوں، زمین دوز نالیوں اور سڑکوں کی تعمیر؛

(iii) عمارات کی تعمیر اور مرمت جو ایسی منڈیاں قائم کرنے اور ان کو استعمال کرنے والے اشخاص کی صحت، سہولت اور حفاظت کے لیے ضروری ہو؛

(iv) زرعی پیداوار کی مارکیٹنگ اور زرعی بہتری اور کفایت شعاری کے حق میں پراپیگنڈہ سے متعلقہ تمام معاملات کے حوالے سے معلومات اکٹھی کرنا اور پھیلانا؛

(v) مارکیٹ میں آنے والے اور اشخاص، بارکش مویشی، گاڑیوں اور باربرداری کے جانوروں کو آسائشوں اور سہولیات، جیسا کہ بجلی، صفائی، پناہ، سایہ، پارکنگ، رہائش اور پانی کی فراہمی اور اس جیسے دیگر مقاصد؛

(vi) سہولیات جیسا کہ زرعی پیداوار کی صفائی، درجہ بندی، معیار بندی، پیکنگ اور عمل کاری کے پلانٹس کی فراہمی؛

(vii) کاشتکاروں کے فائدہ کے لیے سرد خانوں، مال خانوں اور گوداموں کی تعمیر؛

(viii) چارہ منڈیوں کا قیام؛

(ix) ماپ تول کے معیاری پیمانوں کی فراہمی اور دیکھ بھال؛

(x) مارکیٹ کمیٹی ملازمت پر رکھے گئے اشخاص کی تنخواہ، رُخصت، رعایتی اور میڈیکل اور الاؤنسز، گریجویٹی، پنشن، اعزازیے اور رخصت الاؤنسز یا پراویڈنٹ فنڈ میں حصہ ڈالنا؛

(xi) ایسے قرضوں پر سود کی ادائیگی جو منڈی کے مقاصد سے لیے گئے ہوں اور ایسے قرضوں کے حوالے سے ادائیگیِ قرض فنڈ کا بندوبست کرنا؛

(xii) مارکیٹ کمیٹیوں کے اکاؤنٹ کے آڈٹ پر ہونے والے اخراجات؛

(xiii) مارکیٹ کمیٹیوں کے اراکین اور ملازمین اور بورڈ برائے ثالثان {مجلسِ ثالثان} کے اراکین کو سفری الاؤنسز کی ادائیگی؛

(xiv) منسوخ شدہ مارکیٹ کمیٹی کی جگہ کام کرنے والے ایڈمنسٹریٹر کو الاؤنسز اور اعزازیوں کی ادائیگی؛

(xv) مارکیٹ کمیٹی فنڈ میں ڈالا گیا حصہ، جو اس کے تحت وضع کردہ قواعد سے مشروط ہو؛

(xvi) پراپرٹی ٹیکس اور ہاؤس ٹیکس کی ادائیگی؛

(xvii) موزوں ایکٹس / آرڈیننسز کے تحت دیگر ٹیکسوں کی ادائیگی؛

(xviii) وکیل کرنا؛

(xix) حکومت کی پیشگی منظوری کے تحت:-

(اے) کسانوں کی زرعی پیداوار کو منڈیوں میں لانے کے لیے باربردار گاڑیوں کی خریداری؛

(بی) مارکیٹ کے علاقہ میں کاشتکاروں میں تقسیم کیے جانے والے زرعی آلات اور مشینری؛

(xx) پیداوار بہتر بنانے کی غرض سے کسانوں میں زراعت کی تشہیر اور نشرواشاعت کے لیے زرعی میلوں، میلوں، نمائشوں اور شوز کا انعقاد کرنا؛

(xxi) حکومت کی پیشگی منظوری سے ضلع کی دیگر مارکیٹ کمیٹیوں کو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے سود پر قرضے دینا؛

(xxii) مارکیٹ کمیٹی کے عملے اور بورڈ برائے ثالثان {مجلس ثالثان} کے اراکین کی تربیت؛

(xxiii) ضروری زرعی اجناس کی خرید/فروخت؛

(xxiv) کوئی دیگر مقصد جسے حکومت کی جانب سے کسانوں کی عمومی دلچسپی بڑھانے کے لیے زراعت کی بہتری اور زراعت کی مارکیٹنگ نوٹیفکیشن کے ذریعے موزوں قرار دیا گیا ہو۔

22۔ **نقصان کی صورت میں اضافی ٹیکس عائد کرنا** - (1) ہر شخص مارکیٹ کمیٹی کی ملکیت رقم یا جائیداد کے نقصان، ضیاع، بے جا استعمال کے لیے ذمہ دار ہو گا، اگر [28][ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر] یا حکومت کی جانب سے اس ضمن میں خاص طور پر مجاز بنائے گئے کسی دیگر افسر کے اطمینان کی حد تک ثابت ہو جائے کہ ایسا نقصان، ضیاع یا بے جا استعمال ایسے شخص کے مارکیٹ کمیٹی کا رُکن ہونے کے ناطے اپنے فرائض سے غفلت یا بد عملی کا نتیجہ ہے۔

(2) ایسا شخص جس کے خلاف ذیلی سیکشن (1) کے تحت حکم دیا گیا ہو، اس حکم کے ایک ماہ کے اندر حکومت کو اپیل کر سکتا ہے جسے اس حکم کو برقرار رکھنے، اس میں ترمیم کرنے یا اسے منسوخ کرنے کا اختیار ہو گا۔

23۔ **تجارتی الاؤنس** - کسی منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں کسی شخص کی جانب سے زرعی پیداوار کے حوالے سے لین دین پر کوئی الاؤنس لگایا یا وصول نہیں کیا جائے گا، سوائے اس تجارتی الاؤنس کے جو اس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ قواعد یا ضمنی قوانین کے ذریعے تجویز کردہ ہو اور کوئی بھی سول عدالت اس لین دین کے نتیجہ میں ہونے والے مقدمے یا کارروائی میں ایسا کوئی تجارتی الاؤنس تسلیم نہیں کرے گی جو اس طرح تجویز کردہ نہ ہو۔

24۔ **ثالثی بورڈ** - (1) حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے ہدایت جاری کرے گی کہ منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں اٹھنے والے تمام {تنازعات} یا کوئی ایک تنازعہ جن کا تعلق زرعی پیداوار کے بارے میں مجوّزہ معاملات سے ہو، اس طریق کار کے مطابق اتنی مدت کے لیے اور ایسی دفعات کے تحت اس آرڈیننس کے تحت قائم کردہ بورڈ برائے ثالثان کو بھیجے جائیں گے، جو مجوّزہ ہوں، سوائے اس تنازعہ کے جس میں تمام فریقین ڈیلر ہوں۔

---

[28] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) الفاظ "ڈپٹی کمشنر" کو بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔9 میں شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدّت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

(2) بورڈ ثبوت وصول اور ریکارڈ کرے گا اور اسے فریقین اور گواہان سے حلف لینے کا اختیار ہو گا اور بورڈ کے چیئرمین کی جانب سے دستخط شدہ تحریری درخواست پر اس ضمن میں [29] [سیشن جج] کی جانب سے مجاز بنایا گیا مجسٹریٹ گواہان کی حاضری، دستاویزات پیش کرنے اور بورڈ کی جانب سے طلب کی گئی اہم اشیاء کے لیے ضروری طریق کار جاری کرے گا اور مذکورہ طریق کار کو اپنے روبرو حاضری اور پیشی کے طریق کار کے طور پر نافذ کر سکتا ہے۔

(3) بورڈ کا کوئی رکن جو زیرِ غور معاملہ میں براہِ راست مفاد رکھتا ہو، مذکورہ معاملہ کے حوالے سے کسی سوال پر غور کرنے یا بحث کرنے یا ووٹ دینے میں حصہ نہیں لے گا۔

(4) بورڈ برائے ثالثان کا فیصلہ اکثریتی رائے کے مطابق کیا جائے گا۔

(5) اکثریتی رائے کے کسی مجوّزہ فیصلے کے حق میں نہ ہونے کی صورت میں بورڈ کے چیئرمین کی رائے فیصلہ کُن ہو گی۔

(6) بورڈ برائے ثالثان کا فیصلہ:-

(اے) دائرہ اختیار رکھنے والی سِول عدالت اسی طرح نافذ کرے گی جیسے یہ اسی عدالت کی ڈگری ہو؛ اور

(بی) حتمی ہو گا اور اس پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں اٹھایا جائے گا۔

25۔ **نوٹس نہ دیئے جانے کی صورت میں مقدمے کا امتناع** - (1) کسی بھی مارکیٹ کمیٹی یا اُس کے کسی رُکن یا ملازم یا کسی ایسی مارکیٹ کمیٹی، رکن، یا ملازم کی ہدایات کے تحت عمل پیرا کسی بھی شخص کی جانب سے اس آرڈیننس کے تحت کیے گئے یا کیے جانے والے کام پر اس کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں چلایا جائے گا جب تک کہ ایک تحریری نوٹس، جس میں اقدام کی وجہ، نامزد مدعی کا نام اور جائے رہائش اور دادرسی جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے درج نہ ہوں، اس کے دفتر یا مستقل جائے رہائش پر بھیجا یا چھوڑا نہ گیا ہو اور اُسے چھوڑے یا بھیجے ہوئے دو ماہ پورے نہ ہو چکے ہوں اور عرضی دعویٰ میں یہ بیان موجود نہ ہو کہ ایسا نوٹس اسے بھیجا جا چکا ہے یا اس کے پاس چھوڑا جا چکا ہے۔

[30] [بشرطیکہ اوپر بیان کیا گیا نوٹس بھیجے یا چھوڑے بغیر یا مبیّنہ دو ماہ کی مدت ختم ہونے سے قبل یا عرضی دعویٰ پر ایسا نوٹس بھیجے یا چھوڑے جانے کا بیان نہ ہونے کی صورت میں کسی بھی طرح کے اخراجات کا حق دار نہ ہو گا۔]

(2) ایسا ہر مقدمہ خارج کر دیا جائے گا جو بنائے دعویٰ پیدا ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر دائر نہ کیا گیا ہو۔

26۔ **قرض لینے کا اختیار** - (1) مارکیٹ کمیٹی حکومت کی منظوری سے اپنے قیام کے مقاصد کے حصول کے لیے درکار رقم اپنے زیرِ اختیار اور مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی جائیداد اور اس آرڈیننس کے تحت مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے عائد کی جانے والی فیسوں کی ضمانت پر حاصل کر سکتی ہے۔

---

[29] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 2001 (XXIII بابت 2001) الفاظ "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ" کو بدل دیا گیا؛ اور مؤرخہ 3 اکتوبر، 2001 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) ایس۔10 میں شائع ہوا، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت مجوّزہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدت کے باوجود، عبوری آئین (ترمیم) آرڈر 1999 (9 بابت 1999)، آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

[30] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 1984 (XXXIII بابت 1984) اضافہ کیا گیا؛ اور مؤرخہ 17 دسمبر، 1984 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔2 میں، صفحات 2053 تا 2055 پر شائع ہوا۔

(2) مارکیٹ کمیٹی، منڈی کے قیام کے لیے درکار اراضی، عمارات اور سازوسامان پر ہونے والے ابتدائی اخراجات پورا کرنے کے لیے اور اس آرڈیننس کے تحت اپنے فرائض اور افعال کی باقاعدہ انجام دہی کے لیے حکومت سے یا کسی دیگر مارکیٹ کمیٹی سے ایسی شرائط پر اور ایسے قواعد کے تحت قرضہ لے سکتی ہے جو مجوّزہ ہوں۔

27۔ **کارروائیوں کو کالعدم قرار دینے کا اختیار** - (1) حکومت تحریری حکم کے ذریعے کسی مارکیٹ کمیٹی یا اس کی ذیلی کمیٹی کی کارروائی کا ریکارڈ طلب کر سکتی ہے اور اسے کالعدم قرار دے سکتی ہے جسے وہ قانون یا قواعد یا ضمنی قوانین کے مطابق نہ سمجھے اور ایسی مطابقت کو یقینی بنانے کے لیے ضروری تمام اقدامات کر سکتی ہے یا کسی قرارداد کو معطل کر سکتی ہے جو اس کے خیال میں امکانی طور پر امن کی خرابی یا عوام النّاس یا کسی جماعت یا اشخاص کے گروہ کے نقصان اور ایذا کا باعث بن سکتی ہے یا مارکیٹ کمیٹی یا کاشتکاروں یا زرعی پیداوار کا کاروبار کرنے والے ڈیلروں یا منڈی کے طور پر نوٹیفائی کیے گئے علاقہ کے اندر کام کرنے والے عہدیداروں کے کسی طبقہ کے مفادات پر منفی اثرات مرتّب کر سکتی ہے۔

[31] [حکومت مارکیٹ کمیٹی یا اس کی ذیلی کمیٹی کو شنوائی کا موقع دیئے بغیر ذیلی سیکشن (1) کے تحت کوئی اقدام نہیں کرے گی۔]

(2) حکومت کی جانب سے مجاز افسر تحریری حکم کے ذریعے منڈی کے طور پر نوٹیفائی کیے گئے علاقہ کی حدود کے اندر کسی قرارداد پر یا مارکیٹ کمیٹی یا اس کی ذیلی کمیٹیوں کے حکم پر عمل درآمد معطل کر سکتا ہے یا ان حدود کے اندر کسی اقدام پر عمل درآمد روک سکتا ہے جو اس آرڈیننس یا اس کے تحت وضع کردہ کسی قاعدہ یا ضمنی قانون کی تعمیل میں یا اس کی آڑ میں کیا جا رہا ہو یا کیا جانا ہو۔ اگر اس کی رائے میں قرارداد، حکم یا اقدام قانونی طور پر تفویض کردہ اختیارات سے متجاوز ہے یا عوام النّاس یا کسی جماعت یا اشخاص کے گروہ کے لیے نقصان کا باعث بن سکتا ہے یا مارکیٹ کمیٹی یا کاشتکاروں یا زرعی پیداوار کا کاروبار کرنے والے ڈیلر یا متعلقہ منڈی کے طور پر نوٹیفائی کیے گئے ہ علاقہ میں کام کرنے والے اہلکاروں کے کسی طبقہ کے مفادات پر منفی اثرات مرتّب کر سکتا ہے۔

(3) اس سیکشن کے تحت حکم جاری کرنے والا افسر اس کی ایک نقل، حکم جاری کرنے کی وجوہات اور متعلقہ مارکیٹ کی وضاحت کے بیان، اگر کوئی ہو، کے ہمراہ فوری طور پر حکومت کو بھیجے گا جو اُس پر حکم منسوخ کر سکتی ہے یا ہدایت جاری کر سکتی ہے کہ اسے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم مستقل طور پر یا اتنے عرصے کے لیے جیسا یہ مناسب سمجھے، برقرار رکھا جائے۔

28۔ **مارکیٹ کمیٹی کی تنسیخ** - (1) اگر حکومت کی رائے میں کوئی مارکیٹ کمیٹی اس آرڈیننس کے تحت اس پر عائد فرائض کی ادائیگی کے لیے نااہل ہے یا فرائض کی ادائیگی میں مستقل طور پر غفلت برتتی ہے یا اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتی ہے تو حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے ایسی کمیٹی کو ہٹا سکتی ہے۔

بشرطیکہ اس ذیلی سیکشن کے تحت نوٹیفکیشن جاری کرنے سے قبل، حکومت مارکیٹ کمیٹی کو مجوّزہ تنسیخ کے خلاف اظہارِ وجوہ کا مناسب موقع فراہم کرے گی اور مارکیٹ کمیٹی کی وضاحتوں یا اعتراضات ہوں، اگر کوئی ہوں، پر غور کرے گی۔

(2) ذیلی سیکشن (1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کے مندرجہ ذیل نتائج ہوں گے:-

---

[31] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 1984 (XXXIII بابت 1984) اضافہ کیا گیا؛ اور مؤرخہ 17 دسمبر، 1984 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔ 2 میں، صفحات 2053 تا 2055 پر شائع ہوا۔

(اے) تمام اراکین بشمول مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین اور وائس چیئرمین اشاعت کی تاریخ سے مارکیٹ کمیٹی کے رکن متصور نہیں ہوں گے؛

(بی) مارکیٹ کمیٹی کے تمام اثاثہ جات حکومت کے زیرِ اختیار آجائیں گے اور اس کی تنسیخ کی تاریخ پر مذکورہ اثاثہ جات کی حد تک موجودہ مارکیٹ کمیٹی کی تمام قانونی ذمہ داریوں کی ذمہ دار حکومت ہو گی۔

(3) حکومت اپنی مرضی سے، بذریعہ حکم ایک نئی مارکیٹ کمیٹی تشکیل دے سکتی ہے جیسا کہ سیکشن 7 میں درج ہے یا مارکیٹ کمیٹی کے افعال سرانجام دینے کے لیے ایسی دیگر اتھارٹی تشکیل دے سکتی ہے، جیسا کہ حکومت مناسب سمجھے۔

(4) (اے) جب حکومت ذیلی سیکشن (3) کے تحت حکم جاری کر دے تو ذیلی سیکشن (2) (بی) میں بیان کیے گئے اثاثہ جات اور ذمہ داریاں جو اس حکم کی تاریخ پر حکومت کے زیرِ اختیار ہوں، اس حکم کے جاری ہونے کی تاریخ پر نئی مارکیٹ کمیٹی یا مذکورہ بالا طریقِ کار کے مطابق تشکیل دی گئی اتھارٹی کو منتقل متصوّر ہوں گے۔

(بی) (i) جہاں حکومت ذیلی سیکشن (3) کے تحت بذریعہ حکم نئی مارکیٹ کمیٹی کے علاوہ کسی دیگر اتھارٹی کو منسوخ شدہ مارکیٹ کمیٹی کے افعال سرانجام دینے کے لیے مقرر کر چکی ہو، حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے 90 دن کے ایسے دورانیے کا تعین کرے گی جس کے دوران وہ اتھارٹی کام کرے گی۔

تاہم اگر حکومت کسی وجہ سے ضروری سمجھے تو ایسی اتھارٹی کی مدّتِ منصب پہلے بھی ختم کی جا سکتی ہے۔

(ii) اس اتھارٹی کی مدّتِ منصب ختم ہونے پر نئی مارکیٹ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

(iii) ایسا حکم جاری ہونے پر اس کے ذریعے منسوخ ہونے والی اتھارٹی کے زیرِ قبضہ اثاثہ جات اور ذمہ داریاں اس حکم کے ذریعے نئی مارکیٹ کمیٹی کو منتقل متصوّر ہوں گی۔

(5) جب بھی مارکیٹ کمیٹی کے اثاثہ جات حکومت کے زیرِ اختیار ہوں اور اس کی جگہ کسی نئی مارکیٹ کمیٹی یا اتھارٹی کا تقرر نہ کیا گیا ہو، حکومت سیکشن 4 کے ذیلی سیکشن (1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن میں مخصوص کردہ علاقہ کے اندر افادیتِ عامہ کے کسی مقصد کے لیے مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کی قانونی ذمّہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد باقی بچنے والے اثاثہ جات استعمال کرے گی۔

[32][28-اے۔ **مارکیٹ کمیٹیوں کی تحلیل** - (1) باوجود اس کے کہ اس آرڈیننس میں کچھ بھی درج ہو، جہاں قومی یا صوبائی اسمبلی یا دونوں کے عام انتخابات کا اعلان کیا گیا ہو اور حکومت مطمئن ہو کہ مارکیٹ کمیٹیوں کو ان کے فنڈ یا اثر و رسوخ کو سیاسی مقاصد کے لیے روکنا عوامی مفاد میں ہے تو حکومت نوٹیفکیشن کے ذریعے مارکیٹ کمیٹیاں تحلیل کر سکتی ہے۔

(2) ذیلی سیکشن (1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت پر۔

---

[32] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) ایکٹ، 1994 (IV بابت 1994) اضافہ کیا گیا؛ اور مؤرخہ 10 مئی، 1994 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔ 2 میں، صفحات 105 تا 106 پر شائع ہوا۔

(اے) تمام اراکین بشمول مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین اور وائس چیئرمین اس اشاعت کی تاریخ سے مارکیٹ کمیٹیوں کے رُکن نہیں رہیں گے۔

(بی) مارکیٹ کمیٹیوں کے تمام افعال اور اختیارات ایسے اشخاص یا اتھارٹیاں استعمال کریں گی اور سرانجام دیں گی، جنھیں حکومت اس ضمن میں بطور ایڈمنسٹریٹر مقرر کرے؛ اور

(سی) مارکیٹ کمیٹی کے تمام اثاثہ جات حکومت کے زیرِ اختیار ہوں گے اور ان کی تحلیل کی تاریخ پر اُن کے مذکورہ اثاثہ جات کی حد تک موجود تمام قانونی ذمہ داریوں کی ذمہ دار حکومت ہو گی جب تک کہ سیکشن 8 کے تحت نئی مارکیٹ کمیٹیاں تشکیل نہ دے دی جائیں۔

(3) ذیلی سیکشن (1) کے تحت تحلیل کی گئی مارکیٹ کمیٹیاں مذکورہ عام انتخابات کے نتیجہ میں وفاقی اور صوبائی کابینہ تشکیل دیئے جانے کے بعد، جتنی جلدی ہو سکے، دوبارہ تشکیل دی جائیں گی۔]

29۔ حصولِ اراضی - اس آرڈیننس کے تحت افعال سرانجام دینے کے لیے مارکیٹ کمیٹی کو جب بھی اراضی کی ضرورت ہو تو یہ حصولِ اراضی ایکٹ، 1894 کے تحت اراضی کے حصول کے لیے متعلقہ ضلع کے کلکٹر سے رجوع کرنے سے قبل حکومت کی پیشگی منظوری حاصل کرے گی۔

30۔ تجاوزات - (1) اگر کوئی شخص مارکیٹ کمیٹی کی تحریری اجازت کے بغیر اس کے زیرِ ملکیت سڑک، نالی، تھڑے یا خالی جگہ اُس کے اوپر یا نیچے کوئی منقولہ یا غیر منقولہ ناجائز تجاوزات کھڑی کرتا ہے تو مارکیٹ کمیٹی اس کے خلاف فوجداری کارروائی کرنے کے علاوہ نوٹس کے ذریعے اس ناجائز تجاوزات کے ذمہ دار شخص سے سات دِن کی مدّت کے اندر انھیں ہٹانے کا تقاضا کر سکتی ہے اور اگر اس عرصہ کے دوران تجاوزات نہ ہٹائی جائیں تو مارکیٹ کمیٹی اپنے ذرائع سے تجاوزات ہٹا سکتی ہے اور مارکیٹ کمیٹی کا اس پر ہونے والا خرچ مالیۂ اراضی کے بقایا جات کے طور پر واجب الوصول ہو گا۔

[33] [تاہم ذیلی سیکشن (1) کے تحت کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس متاثر ہونے والے شخص کو شنوائی کا ایک موقع نہ دے دیا جائے۔]

(2) باوجود اس کے کہ کسی دیگر قانون میں کچھ بھی درج ہو، اس سیکشن کے تحت ہٹائی گئی یا ہٹوائی گئی کسی بھی تجاوزات کے لیے کوئی زرِ تلافی واجب الادا نہیں ہو گا۔

31۔ تربیتی ادارہ - (1) حکومت، مارکیٹ کمیٹی کے اراکین اور عملہ، ڈیلروں، عمل کاروں اور مارکیٹ کے دیگر اہلکاروں کی تربیت اور زرعی مارکیٹنگ اور اس کے متعلقہ مضامین میں تحقیق کی ترقی کے لیے تربیتی ادارہ قائم کر سکتی ہے اور قواعد کے ذریعے درج ذیل کے لیے بندوبست کر سکتی ہے-

---

[33] بذریعہ پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیاں (ترمیم) آرڈیننس، 1984 (XXXIII بابت 1984) اضافہ کیا گیا؛ اور مؤرخہ 17 دسمبر، 1984 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔2 میں، صفحات 2053 تا 2055 پر شائع ہوا۔

(اے) تربیتی ادارے کا انتظام وانصرام؛

(بی) اراکین اور عملہ کی لازمی تربیت؛

(سی) پڑھے جانے والے کورسز؛اور

(ڈی) امتحانات کا انعقاد اور کامیاب ہونے والے تربیت یافتہ اشخاص کو ڈپلومے اور سرٹیفکیٹ دینا۔

(2) ذیلی سیکشن (1) کے تحت قائم کیے جانے والے ادارے کے اخراجات اور دیکھ بھال کے لیے ہر مارکیٹ کمیٹی حکومت کی جانب سے وقتاً فوقتاً طے کردہ رقم ادا کرے گی۔

32۔ **واجبات کی وصولی** - (1) مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے حکومت کو واجب الادا تمام رقوم مالیہ اراضی کے بقایاجات کے طور پر وصول کی جائیں گی۔

(2) مارکیٹ کمیٹی کو واجب الادا کوئی بھی رقم مالیہ اراضی کے بقایاجات کے طور پر واجب الوصول ہوگی۔

33۔ **ہنگامی اختیارات** - اگر کسی وقت، حکومت پر واضح ہو جائے کہ ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے جس میں اس آرڈیننس کے مقاصد کو اس کی دفعات کے مطابق حاصل نہیں کیا جاسکتا تو حکومت بذریعہ نوٹیفکیشن۔

(اے) اعلان کر سکتی ہے کہ مارکیٹ کمیٹی کے افعال نوٹیفکیشن میں مخصوص کی گئی حد تک حکومت یا ایسا شخص یا اشخاص سرانجام دیں گے، جیسا کہ حکومت ہدایت کرے؛

(بی) کسی مارکیٹ کمیٹی کو حاصل یا قابلِ استعمال تمام یا کوئی اختیار خود لے سکتی ہے؛

اور اس نوٹیفکیشن میں ایسی ضمنی اور ذیلی دفعات موجود ہوں گی جنھیں حکومت نوٹیفکیشن کے مقاصد کے حصول کے لیے ضروری یا موزوں سمجھے۔

34۔ **سزائیں** - (1) جو کوئی بھی سیکشن 4 کی دفعات کی خلاف ورزی کرے، وہ مجرم قرار دیئے جانے پر ایک ہزار روپے تک کے جُرمانہ کی سزا کا مستوجب ہو گا اور مسلسل خلاف ورزی جاری رہنے کی صورت میں مذکورہ بالا جرمانے کے علاوہ پہلی بار مجرم ٹھہرائے جانے کی تاریخ کے بعد سے لے کر مسلسل خلاف ورزی جاری رہنے کے عرصہ کے لیے، سو روپے کے جُرمانہ کی سزا کا مستوجب ہو گا۔

(2) جو کوئی بھی سیکشن 9 کے ذیلی سیکشن (3) کی دفعات کی خلاف ورزی کرے، وہ مجرم ٹھہرائے جانے پر سو روپے تک کے جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہو گا اور مسلسل خلاف ورزی جاری رہنے کی صورت میں مذکورہ بالا جُرمانہ کے علاوہ پہلی مرتبہ مجرم ٹھہرائے جانے کی تاریخ کے بعد سے مسلسل خلاف ورزی جاری رہنے تک کے عرصہ کے لیے دس روپے یومیہ تک کے جُرمانہ کی سزا کا بھی مستوجب ہو گا۔

(3) جو کوئی بھی سیکشن 19 اور 23 کی دفعات کی خلاف ورزی کرے، وہ ایک ہزار روپے تک کے جُرمانہ کی سزا کا مستوجب ہو گا۔

35۔ **قواعد وضع کرنے کے اختیارات** - (1) حکومت عمومی یا خصوصی طور پر منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ کسی علاقہ یا علاقوں کے لیے اس آرڈیننس کے تمام یا کسی مقصد کے حصول کے لیے اس آرڈیننس سے مطابقت رکھنے والے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

(2) بالخصوص اور مذکورہ بالا اختیار کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر، یہ قواعد درج ذیل کے لیے بندوبست کر سکتے ہیں۔

(i) مارکیٹ کمیٹیوں کے اراکین کا تقرر اور برطرفی؛

(ii) مارکیٹ کمیٹیوں کی جانب سے استعمال کیے جانے والے اختیارات اور سرانجام دیئے جانے والے فرائض؛

(iii) مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمین اور وائس چیئرمین کے الیکشن اور ان کے اختیارات اور مدّتِ عہدہ؛

(iv) مارکیٹ کمیٹیوں کے اراکین کے عہدوں یا چیئرمین یا وائس چیئرمین کے عہدوں کی اتفاقی اسامیاں پُر کرنا؛

(v) وقت، جگہ اور طریقِ کار جس کے مطابق خریدار اور فروخت کنندہ کے مابین معاہدے کیے جائیں اور فروخت کنندہ کو رقم ادا کی جائے؛

(vi) منڈی کا انتظام وانصرام، منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ کے اندر لائسنس یافتہ اشخاص کی جانب سے خریدی یا فروخت کی جانے والی زرعی اشیاء کے حوالے سے مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے عائد کی جانے والی زیادہ سے زیادہ فیس اور اس فیس کی وصولی اور بندوبست؛

(vii) مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے آڑھتیوں، وزن کاروں، پیمائش کاروں، جائزہ کاروں، گوداموں کے مالکان، بدل گیروں، پلّے داروں، بوریاتوں، تولوں، ٹوکری والوں، اور ریڑھی والوں کو لائسنس کا اجراء اور طریقِ کار کے مطابق اور شرائط جن کے تحت لائسنسوں کا اجراء اور تجدید کی جائے گی اور فیس، اگر کوئی ہو، وصول کی جائے گی؛

(viii) جگہ یا جگہیں جہاں زرعی پیداوار کا وزن کیا جائے گا، ترازوؤں، اوزانوں اور پیمانوں کی قسم اور تفصیل جو منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں زرعی پیداوار کے لین دین میں استعمال کیے جائیں؛

(ix) منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں استعمال کیے جانے والے ترازو، اوزان اور پیمانوں کا معائنہ، تصدیق، باضابطگی، دُرستی اور ضبطی؛

(x) تجارتی الاؤنس جو منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں زرعی پیداوار کے لین دین میں کسی شخص کو دیا جاسکتا ہو یا اس سے وصول کیا جاسکتا ہو؛

(xi) (اے) بورڈ برائے ثالثان کی تشکیل، اختیارات اور افعال؛

(بی) اس آرڈیننس کے تحت بھیجے جانے والے مقدمات نمٹانے کے لیے بورڈ برائے ثالثان کی جانب سے اپنایا جانے والا طریقِ کار۔

(سی) ایک بورڈ برائے ثالثان سے دوسرے بورڈ برائے ثالثان کو مقدمات کی منتقلی اور ایسے مقدمات میں رقم کی منتقلی۔

(ڈی) بورڈ برائے ثالثان کے روبرو کارروائیوں میں ایسے فریقین کی پیشی، جو نابالغ ہوں یا جن کی ذہنی حالت درست نہ ہو یا جو حاضر ہونے کے قابل نہ ہوں۔

(ای) اخراجات کے پیمانوں کو باضابطہ بنانا جس کی اجازت بورڈ برائے ثالثان کے روبرو کارروائیوں میں دی جائے۔

(ایف) بورڈ برائے ثالثان کے روبرو کارروائیوں کے حوالے سے ادا کی جانے والی فیس کی رقم تجویز کرنا اور طے کرنا۔

(جی) بورڈ برائے ثالثان کی جانب سے اس بورڈ کے روبرو کارروائیوں کا ریکارڈ باقاعدہ رکھنا اور ایسے رجسٹروں اور ریکارڈز کا معائنہ۔

(xii) آڑھتیوں کو زرعی پیداوار کے ایک ہی لین دین میں خریدار اور فروخت کنندہ دونوں کی جانب سے کام کرنے کی ممانعت؛

(xiii) منڈی لائی جانے والی زرعی پیداوار ذخیرہ کرنے کے لیے جگہ کی فراہمی؛

(xiv) مارکیٹ کمیٹی کے اخراجات پر جزوی یا کلی طور پر کی جانے والی مجوّزہ تعمیرات کے منصوبے اور تخمینہ جات تیار کرنا اور ان منصوبوں اور تخمینہ جات کی منظوری دینا؛

(xv) شکل جس میں مارکیٹ کمیٹی کے اکاؤنٹ رکھے جائیں گے اور ان کا آڈٹ کیا جائے گا، ان کی اشاعت کی جائے گی اور ایسے آڈٹ پر ہونے والا خرچ، اگر کوئی ہو؛

(xvi) اپنے ملازمین کے فائدے کے لیے مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے قائم کیے گئے پراویڈنٹ فنڈ کا انتظام وانصرام؛

(xvii) منظوری کے لیے سالانہ بجٹ تیار کرنا اور پیش کرنا اور مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے رپورٹیں اور گوشوارے مکمل کرنا؛

(xviii) مارکیٹ کمیٹی کے اضافی فنڈز کی سرمایہ کاری اور بندوبست؛

(xix) معاملات کی نشاندہی کرنا جن کے حوالے سے اس آرڈیننس کے تحت فیس واجب الادا ہوگی، اور اس فیس کی رقم کا تعین کرنا اور اس کی ادائیگی اور وصولی کے طریقِ کار کا تعین کرنا؛

(xx) سیکشن 6 کے تحت لائسنس حاصل کرنے کی پابندی سے اشخاص یا اشخاص کے طبقوں کا استثناء؛

(xxi) سفری اخراجات جو مارکیٹ کمیٹی کے اراکین اور ملازمین کو ادا کیے جاسکتے ہوں؛

(xxii) کسی شخص کے کاشتکار ہونے یا نہ ہونے کے سوال کا تصفیہ؛

(xxiii) مارکیٹ کمیٹیوں کے اراکین کا تقرر؛

(xxiv) سیکشن 6 اور 9 کے تحت کاشتکاروں غیر سرکاری اراکین اور لائسنس یافتہ اشخاص کے پینل جمع کروانا؛

(xxv) سیکشن 6 کے تحت لائسنس یافتہ اشخاص پر ذمہ عائد کرنا کہ وہ ان کی جانب سے یا ان کے کاروبار کی جگہ پر کی گئی خرید اور فروخت کے لین دین کے گوشوارے باقاعدہ وقفوں پر جمع کروائیں اور اس مقصد کے لیے بااختیار بنائی گئی اتھارٹی کے طلب کرنے پر معائنے کے لیے اور معلومات فراہم کرنے کے لیے کھاتے پیش کریں اور ان کی تصدیق کی شکل اور طریقِ کار تجویز کرے اور اس گوشوارے میں درج کی جانے والی تفاصیل اور معلومات کی نوعیت تجویز کرے؛ اور

(xxvi) (اے) مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین کی شرائطِ ملازمت اور ان کی تنخواہ کے گریڈ؛

(بی) مارکیٹ کمیٹی کی جانب سے تقرر کیے جانے والے ملازمین کے عملے کا شیڈول؛

(سی) مارکیٹ کمیٹیوں کے ماتحت مختلف اَسامیوں پر بھرتی کرنے کے اصول اور انھیں بھرتی کرنے والی اتھارٹیاں؛

(ڈی) مارکیٹ کمیٹی کے ملازمین کے خلاف نظم وضبط کے معاملات کی انکوائریوں کا طریقِ کار، دی جانے والی سزائیں اور سزا عائد کرنے کے احکامات کے خلاف اپیلیں؛

(ای) تبادلہ، ریٹائرمنٹ، تربیت، پنشن، گریجویٹی، طبّی امداد، سفری و دیگر الاؤنس، رُخصت، ملازمین کے طرزِ عمل، شرائط و ضوابط سے متعلقہ معاملات۔

(3) پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیوں کے قواعد، 1940، جیسا کہ ترمیم کیے گئے، اس آرڈیننس سے مطابقت رکھنے کی حد تک مؤثر رہیں گے جب تک کہ اس آرڈیننس کے تحت نئے قواعد وضع نہ کر لیے جائیں۔

36۔ ضمنی قوانین - (1) سیکشن 35 کے تحت حکومت کی جانب سے وضع کردہ قواعد کی رُو سے کوئی مارکیٹ کمیٹی اپنے زیرِ انتظام منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ کے حوالے سے درج ذیل کے لیے ضمنی قوانین وضع کر سکتی ہے-

(i) کاروبار کو باضابطہ بنانا؛

(ii) تجارت کی شرائط؛

(iii) سیکشن 15 کی دفعات کے تحت ذیلی کمیٹیوں، اگر کوئی ہوں، کو اختیارات، فرائض اور افعال کی تفویض؛

(iv) منڈی کے طور پر نوٹیفائی کردہ علاقہ میں کام کرنے والے ایسے اہلکاروں کی اُجرتیں، جنھیں کی اس آرڈیننس میں خاص طور پر بیان نہ کیا گیا ہو؛

(v) اپنے ملازمین کی تقرری اور سزا؛ اور

(vi) ایسے دیگر معاملات جن کا حکومت کی رائے میں بندوبست کیا جانا ضروری یا مناسب ہے؛ اور یہ بھی تجویز کر سکتی ہے کہ ان کی خلاف ورزی کا جُرم ثابت ہونے پر پانچ سو روپے تک کے جُرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

(2) اس آرڈیننس کے تحت ضمنی قوانین وضع کرنے کا اختیار ضمنی قوانین کی پیشگی اشاعت کے بعد ایسے طریقِ کار کے مطابق وضع کیے جانے سے مشروط ہو گا، جیسا کہ مجوّزہ ہو۔

(3) ضمنی قوانین توثیق کے لیے حکومت کو بھیجے جائیں گے اور حکومت کی جانب سے منظور کیے جانے تک مؤثر نہیں ہوں گے۔

(4) حکومت ضمنی قوانین میں ترمیم کر سکتی ہے یا دوبارہ وضع کرنے کے لیے انھیں مارکیٹ کمیٹی کو واپس بھیج سکتی ہے۔

(5) حکومت کی جانب سے منظور کیے گئے ضمنی قوانین سرکاری گزٹ میں شائع کیے جائیں گے اور اس اشاعت کی تاریخ سے مؤثر ہوں گے۔

(6) حکومت مارکیٹ کمیٹی کے ضمنی قوانین منسوخ کر سکتی ہے اور اس کے نتیجے میں ضمنی قوانین غیر مؤثر ہو جائیں گے۔

37۔ جرائم کی سماعت - (1) اس آرڈیننس یا اس کے تحت وضع کردہ کسی قاعدہ یا ضمنی قوانین کے تحت قابلِ سزا قرار دیئے گئے جُرم کا مقدمہ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت سے کم درجہ کی عدالت میں نہیں چلایا جائے گا۔

(2) اس آرڈیننس کے تحت مقدمات ایسے شخص کی جانب سے کیے جائیں گے جسے اس ضمن میں مارکیٹ کمیٹی کی قرارداد کے ذریعے باضابطہ طور پر مجاز بنایا گیا ہو۔

(3) مجرم سے وصول کیے جانے والے تمام جُرمانے مارکیٹ کمیٹی کے فنڈ میں جمع کروائے جائیں گے۔

(4) مارکیٹ کمیٹی قرارداد کے ذریعے کسی جرم کا تصفیہ کر سکتی ہے اور عدالت میں مقدمہ چلانے کی ہدایت جاری کرنے سے قبل وہاں مقدمے کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹوں کی جانب سے مقدمات حتمی طور پر نمٹانے سے قبل کسی بھی وقت اس اختیار کا استعمال کر سکتی ہے اور جہاں یہ مقدمہ دائر کر دیا گیا ہو۔

38۔ مخصوص اتھارٹیوں اور افسروں کے افعال کے تسلسل کی توثیق - باوجود اس کے کہ اس آرڈیننس میں کچھ بھی درج ہو، تمام اتھارٹیاں اور افسران جو اس آرڈیننس کے نفاذ سے فوری پہلے منسوخ شدہ ایکٹ یا دیگر قوانین کے تحت مارکیٹ کمیٹیوں کے افعال سر انجام دے رہی تھیں، مارکیٹ کمیٹیوں کے قیام تک اس آرڈیننس کے تحت اپنے اپنے افعال کی انجام دہی جاری رکھیں گی۔

تاہم حکومت ضروری سمجھے تو ایسی اتھارٹیوں اور افسروں سے تمام یا کوئی افعال واپس لے سکتی ہے۔

39۔ تنسیخ - (1) پنجاب مقامی حکومت ایکٹ، 1975[34](XXXIV بابت 1975) کے سیکشن 156 تا 163 (باب XVIII) کو اس {آرڈیننس} کے ذریعے منسوخ کیا جاتا ہے۔

(2) ذیلی سیکشن (1) میں مخصوص کیے گئے وضع شدہ قانون کی جزوی منسوخی کے باوجود، مذکورہ وضع شدہ قانون کی دفعات کے تحت انجام دیا گیا ہر کام، کیا گیا اقدام، عائد کردہ فرض، ذمہ داری، جُرمانہ یا سزا، جاری کردہ لائسنس، شروع کی گئی انکوائری یا کارروائی تشکیل کردہ کمیٹی یا مقرر کردہ یا مجاز بنایا گیا شخص، تفویض کردہ دائرہ کار یا اختیار، وضع کردہ قاعدہ یا ضمنی قانون اور جاری کردہ حکم یا نوٹیفکیشن، اگر اس آرڈیننس سے عدم مطابقت نہ رکھتا ہو تو جاری رہے گا، اور جہاں تک ہو سکے اسی آرڈیننس کے تحت بالترتیب سر انجام دیا گیا، لیا گیا، عائد کردہ، جاری کردہ، شروع کی گئی، تشکیل کردہ، مقرر کردہ، مجاز بنایا گیا، تفویض کردہ، وضع کردہ یا جاری کردہ متصور ہو گا۔

---

[34] بذریعہ پنجاب مقامی حکومت ایکٹ، 1979 (Vi بابت 1979)، پنجاب مقامی حکومت ایکٹ، 1975 (XXIV بابت 1975) کو منسوخ کیا گیا اور بذریعہ پنجاب مقامی حکومت آرڈیننس، 2001 (XIII بابت 2001)، پنجاب مقامی حکومت آرڈیننس، 1979 (VI بابت 1979) کو منسوخ کیا گیا۔ مزید یہ کہ پنجاب مقامی حکومت آرڈیننس، 2001 (XIII بابت 2001) کو بذریعہ پنجاب مقامی حکومت ایکٹ، 2013 (XVIII بابت 2013) منسوخ کیا گیا۔